Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/350

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.350

Title Tafseer Akhtaria's Scientific Method

Author (s): Muhammad Qasim, Dr.Sahibzada Baz Mohammad and Dr. Jahanzeb rana

Received on: 26 June, 2021
Accepted on: 27 May, 2022
Published on: 25 June, 2022

Citation: Muhammad Qasim, Dr.Sahibzada Baz Mohammad and Dr. Jahanzeb rana, "Construction: Tafseer Akhtaria's Scientific Method," Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 182-194

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

تفسیر اختریہ کا اسلوب تحقیق

Tafseer Akhtaria's Scientific Method

*محمد قاسم

**ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد

***ڈاکٹر جہانزیب رانا

Abstract:

Mulana Akhtar Muhammad was a great scholar of Balochistan province and he was writer of a lot of books.His famous book name is tfseer e Akhtaria in brahve local language.This tfseer is very useful for the brahve language people.This tfseer is consists of 6 volumes.

Mulana Akhrat Muhammad has written this tfseer of the holy Quran with great diligence and study,He started this tfseer in 1396 AH and comlpeted this great work in 1400 AH.This is the major part of his life served , Besides that he has several books on different topics and he was also a good poet.He spent his whole life for Islamic service and he died in 2003.

This article is a brief biography of Mulana Akhtar Muhammad and his work.

Keywords: Tafseer, Akhtaria's, Scientific, Method

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

**سابقہ چیئر مین، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

***اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، اسراء یونیورسٹی حیدر آباد، سندھ

ابتدائیہ:

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے انبیاء ورسل بھیجتے رہے اور آخر میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا گیا۔ اب کوئی نبی یا رسول قیامت تک نہیں آئیگا، مگر رب العالمین نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے قرآن مجید کو نازل فرمادیا جو قیامت تک رہنمائی کے لیے بغیر کسی ردوبدل کے موجود ہے، قرآن چونکہ عربی زبان میں ہے جس کو سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ میں علماء کو پیدا کر کے انہیں اپنے کلام کو دنیا کے ہر زبان میں تفسیر کرنے کی سمجھ عطاء کی، انہی میں سے ایک مفسر قرآن حضرت

مولانا اختر محمد صاحب بھی ہے جس نے اپنی پوری زندگی اشاعت دین کے لیے وقف کر دی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام علوم دینیہ میں کمال مہارت دی تھی اور اس نے تفسیر اختریہ بزبان براہوی لکھ کر اس قوم کے لیے ایک عظیم کارنامہ سر انجام دیا۔ آپ کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

ولادت:

مولانا اختر محمد صاحب ولد دلا ساخان افغانستان کے علاقہ شیر شاہ میں ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۴۳ ھ میں پیدا ہوئے۔

نام ونسب:

آپ کا نام و نسب کچھ اس طرح ہے: حضرت مولانا اختر محمد صاحب ولد دلا ساخان ولد لشکر خان قوم مینگل طائفہ احمد زئی طبقہ للازئی تحصیل نوشکی ضلع چاغی بلوچستان۔(1)

مادری زبان:

مولانا صاحب کی مادری زبان تو براہوئی تھی لیکن آپ کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ فارسی زبان پر اس طرح عبور حاصل تھا جیسے کہ مادری زبان براہوئی پر، اس کے علاوہ عربی، بلوچی، اُردو اور پشتو زبان پر بھی عبور رکھتے تھے۔(2)

دینی خدمات:

مولانا اختر محمد جب علاقہ زہری پہنچے اس وقت زہری شرک وبدعت اور جہالت کی رسم ورواج میں گھرا

ہوا تھا۔ قبائلیت اور سرداری کا زور شور تھا۔ مولانا اختر محمد نے درس و تدریس کے علاوہ وعظ تبلیغ اور مجاہدانہ انداز میں ہر قسم کی ریاضت اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے پورے علاقہ میں محنت اور جانفشانی سے توحید کی تعلیم دی اور غلط رسم ورواج کا قلع قمع کیا۔ میر عبدالکریم مرحوم موسیانی زہری نے اختر محمد مرحوم کے ہمراہ علاقہ نور گامہ زہری میں ایک دینی ادارہ کی بنیاد رکھی۔ 1964ء میں تقریباً پندرہ سال تک زہری میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ نوابوں اور سرداروں سے دلیری کے ساتھ ٹکر لی اور مقابلہ کرتے رہے۔ وہاں تقریباً 30 مدارس کی بنیاد رکھی

۔

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ شروع فرمائی اور گھر گھر جا کر دعوت توحید پہنچاتے رہے۔ زہری میں ابتدائی حالات میں حضرت کو دین کے بارے میں بہت ستایا گیا۔ لیکن حضرت کے عزم وارادہ میں کوئی کمی نہیں آئی۔ دین حق کا چرچا عام کرتے رہے۔ لیکن جب زہری میں سردار دوداخان کی شدید مخالفت اور دشمنی سے تنگ آگئے تو 1394ھ میں قلات ہجرت فرمائی۔(3)

مولانا اختر محمد مینگل نے اپنی زندگی میں یہ ضرورت محسوس فرمائی کہ بھٹکی ہوئی قوم کو راہ راست پر لانے کے لئے ان ہی کی زبان میں قرآن پاک کی تفسیر لکھی جائے تاکہ ہر براہوئی بولنے اور پڑھنے والا قرآن پاک کو سمجھ کر اپنی زندگی قرآن کے اصولوں اور قواعد کے مطابق بسر کر سکے یہ مولانا کا قابل قدر کارنامہ ہے۔ اس تفسیر کو انھوں نے اپنے نام سے موسوم کرتے ہوئے "تفسیر اختریہ" کا نام دیا ہے۔ یہ تفسیر چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مفسر نے انتہائی محنت و مطالعہ اور کتب بینی ومشقت کے ساتھ قرآن کی تفسیر لکھی۔ مختلف تفاسیر کا مطالعہ اور ان کی صحیح روایات سے تفسیر اختریہ کو مزین فرمایا۔ مفسر نے تفسیر لکھنے کی ابتداء 1396ھ میں کی جبکہ 1400ھ میں اس عظیم کام کو مکمل فرمایا۔(4)

خصوصیات تفسیر:

تفسیر اختر یہ ہر لحاظ سے اہم ترین خصوصیات کی حامل تفسیر ہیں۔اس میں مفسر نے مفسرین سلف کے تفسیری اقوال کو یکجا کرنے کا اہتمام کیا ہے اور آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ اقوال و آثار کی روشنی میں کی ہے۔براہوئی زبان و ادب کی روانی و سلاست کو بیان کر کے اس کی افادیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔یہ قرآن پاک کی مکمل تفسیر ہے جو کہ چھ جلدوں پر مشتمل ہیں۔جن کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہیں۔

جلد اول: تفسیر پارہ الٓمٓ تا پارہ و المحصنٰت

جلد دوئم: تفسیر پارہ لایحب اللہ تا پارہ وا علموا

جلد سوئم: تفسیر پارہ یعتذ رون تا پارہ سبحٰن الذی

جلد چہارم: تفسیر پارہ قال الم تا پارہ امن خلق

جلد پنجم: تفسیر پارہ اتل ما اوحی تا پارہ الیہ یردہ

جلد ششم: تفسیر پارہ حٰم تا پارہ عم

براہوئی زبان میں مستند تفسیر:

بلا شبہ "تفسیر اختریہ" براہوئی زبان میں مستند تفسیر ہے۔براہوئی زبان جاننے والے افراد پر مفسر القرآن کا احسان ہے کہ انہوں نے افراد کو شرعی احکام جاننے اور فہم القرآن کا موقع فراہم کیا تاکہ وہ اپنی زندگی کو شرعی احکامات کے مطابق گزار سکیں۔

آسان اور سادہ اسلوب بیان:

تفسیر اختریہ کا اسلوب بڑا سادہ اور عام فہم ہے۔یہ عربی رسم الخط نسخ میں تحریر کی گئی۔مفسر کا انداز بیان مختلف ہے۔سب سے پہلے قرآنی الفاظ کے اوپر خط دے کر لفظی ترجمہ بمعہ تفسیر بیان کی گئی ہے۔جس سے قرآن فہمی میں مدد ملتی ہے۔مفسر نے قرآن مجید کی عام فہم اور سلیس براہوئی زبان میں تفسیر کی ہے۔زبان نہایت شیرین اور انداز بیان پر کشش ہے۔ہر ایک جملہ میں براہوئی زبان و ادب کی روانی و سلاست پائی جاتی ہے اور اس پر جھالاوانی لہجہ غالب ہے۔تفسیر میں آیات کے آپس کے تعلق کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔جس سے مطالب و موضوعات قرآنی کے مفاہیم اور معانی کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور قرآن کے مباحث کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔تفسیر کے ساتھ ساتھ حوالے بھی دیئے گئے ہیں جس سے اس کی افادیت بڑھ گئی ہے۔بطور مثال نمونہ تفسیر پیش کیا جاتا ہے۔(5)

قال اللہ تعالیٰ:

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ(6)

مفسر اس آیت کی تفسیر اس طرح سے کرتے ہیں:

"انبیاء علیہم السلام وہ جن کا ذکر ہو چکا ہم نے مرتبہ دیا ان میں سے بہتوں پر جیسا کہ حضرت محمد ﷺ کہ آپ ﷺ کا مرتبہ تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہے ان میں چند وہی پیغمبر علیہ السلام کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے گفتگو

فرمائی جیسے کہ حضرت موسیٰ و حضرت محمد ﷺ و آدم علیہ السلام کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے گفتگو فرمائی اور بڑائی دی ان میں سے بہتوں کو درجہ کے لحاظ سے یعنی اللہ تعالیٰ نے مرتبہ کے لحاظ سے انبیاء علیھم السلام کو ایک دوسرے پر فوقیت دی۔ جیسے نوحؑ،ابراہیم ؑ،موسیٰؑ،عیسیٰؑ اور حضور ﷺ اور ان کو اولو العزم پیغمبر کہتے ہیں اور ان میں حضور ﷺ کا درجہ بہت ہی زیادہ ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔میں بلا فخر حبیب اللہ ہوں قیامت کے روز جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا۔حضرت آدم علیھم السلام اور دوسرے انبیاء علیھم السلام نیچے ہونگے سب سے پہلے شافع میں ہونگا سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہلاؤ نگا اور خدا کے حکم سے کھل جائیگا اور میں اور میری امت کے فقراء اس میں داخل ہونگے۔میں پہلا ہونگا جس کی شفاعت کی گئی ہو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک میں اولین و آخری نبی ہوں۔(7)

حضرت ابی ابن کعب روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا۔قیامت کے روز میں انبیاء ؑ کا امام اور خطیب ہونگا۔اور صاحب شفاعت بھی ہونگا۔(8)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے تحریر کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

1. پوری زمین میرے لئے جائے نماز اور پاک بنا دی گئی ہے۔میری امت میں سے جس شخص کو جہاں وقت نماز آجائے وہاں اس زمین پر پڑھ سکتا ہے۔
2. میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا۔
3. مجھے شفاعت دی گئی ہے۔
4. دوسرے پیغمبر ؑ صرف اپنی امت کے لئے نبی تھے لیکن میں تمام دنیا کا نبی ہوں۔(9)

جیسا کہ قرآن پاک کی آیتیں دو قسم کی ہیں۔ایک تو وہ آیتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ازخود نازل فرمائیں،کوئی خاص واقعہ یا کسی کا کوئی سوال وغیرہ ان کے نزول کا سبب نہیں بنا،دوسری آیات ایسی ہیں کہ جن کا نزول کسی خاص واقعہ کی وجہ سے یا کسی سوال کے جواب میں ہوا،جسے ان آیتوں کا پس منظر کہنا چاہیئے،یہ پس منظر مفسرین کی اصطلاح میں سبب نزول یا شان نزول کہلاتا ہے۔چونکہ قرآن کریم کی تفسیر میں شان نزول نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے،بہت سی آیتوں کا مفہوم اس وقت تک صحیح طور سے سمجھ میں نہیں آسکتا جب تک ان کا شان نزول معلوم نہ ہو۔لہذا اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے مفسر نے تفسیر اختریہ میں آیتوں کی شان نزول بیان کئے ہیں۔مثلاً:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ (10)

اس سورت کی شان نزول بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا اختر محمد ؒ فرماتے ہیں:

"حضرت انس فرماتے ہے ایک روز جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہمارے درمیان تھے اچانک آپ پر ایک قسم کی نیند یا بیہو شی کی سی کیفیت طاری ہوئی پھر ہنستے ہوئے آپ نے سر مبارک اٹھایا، ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے تو فرمایا کہ مجھ پر اسی وقت ایک سورت نازل فرمائی : اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ پڑھ کر فرمایا جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے ہم نے عرض کیا اللہ و رسول اعلم، آپ نے فرمایا یہ نہر جنت ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے جس میں خیر کثیر ہے اور وہ حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے روز پانی پینے کے لئے آئے گی اس کے پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہونگے اس وقت بعض لوگوں کو فرشتے حوض سے ہٹا دینگے تو میں کہونگا کہ میرے پروردگار یہ تو میری امت میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ اس نے آپ کے بعد نیا دین اختیار کیا ہے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ حضور ﷺ کے صاحبزادہ ابراہیم کا انتقال ہو گیا تو اہل مکہ آپ کو ابتر کہہ کہ طعنے دینے لگے۔ ان کا کوئی نام لینے والے نہیں رہے گا۔ اس پر سورہ کوثر نازل ہوئی۔(11)"

ہر سورت کے اختتام پر تاریخ، دن، سال اور وقت درج کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ المومن کے اختتام میں مفسر لکھتے ہیں: ختم ہوئی سورہ المؤمن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲ محرم ۱۴۰۱ھ بمطابق ۸۲ نومبر ۰۸۹۱ء بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے بمقام قلات۔(12)

جلد نمبر چھ کے اختتام میں "فصل در فضائل قرآن مجید" کے عنوان سے قرآن پاک کے فضائل پانچ صفحات پر تحریر کی گئی ہے۔ اسکے بعد "وحی نا ضرورت" کے نام سے وحی کی ضرورت پر حدیث کی رو سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ پھر سورتوں کی مکی اور مدنی ترتیب نزول کی فہرست بنائی گئی ہے۔

مکہ اور مدینہ کی کل سورتوں کی تعداد کچھ اس طرح تحریر کی گئی ہے:

مکہ شریف کی کل سورتیں 27 ہیں مدینہ شریف کی کل سورتیں 87 ہیں۔ کل میزان 114 ہیں۔(13)

مکہ اور مدینہ کی کل سورتوں کی تعداد کے بعد مفسر نے مکہ اور مدینہ شریف کے سورتوں کے بارے میں لکھا ہے کہ کون کونسی آیتیں کس کس حال میں اور کس موسم میں نازل ہوئی ہیں اس بارے میں چند مثالیں پیش کی ہے۔

اس کے بعد مفسر نے قرآن پاک کی آیات، حروف، زِیر، زبر، پیش، شد۔ مد، نقطہ وغیرہ کو شمار کر کے درج کیا ہے۔پھر ہجی حروف کا حساب، سبع طوال (البقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف، انفال)، مئین(سو آ یتیں والی سور تیں سورت یونس تا سورت فاطر تک ہیں)، مثانی سورتیں (وہ سورتیں جن میں واقعات، قصے اور نصیحتیں بیان کی گئی ہیں جیسے سورہ یس، سورہ ق ؔکے علاوہ پندرہ سورتیں) سورہ مفصل(الذ رایات سے و الناس تک) درج کئے ہیں۔ آخر میں سورتوں کی فہرست اور پاروں کی فہرست بنا کر اسکی تفسیر کو مکمل کیا گیا ہے۔

تفسیر اختر یہ کی قدر و منزلت:

اس تفسیر کے آغاز میں مورخین اور اصحاب نظر اس تفسیر کی تعریف اور تو صیف میں ر طب اللسان ہیں۔

مولانا فیض محمد کی رائے ہے:

مولانا اختر محمد صاحب کے نام سے بلوچستان کے چھوٹے بڑے واقف ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی تو حید و رسول اللہ ﷺ کی سنت و صحابہ ؓ کی شان وسلف صالحین کی اسلامی زندگی کو سراوان و جھالا وان کے کونے کونے میں عوام کے سامنے عیاں کرتے رہے۔ قرآن شریف کی تفسیر جب لکھنا شروع کیا۔تو پارہ سیقول کے کچھ حصوں پر میں نے بھی نظر ثانی کی اور ناقص مشورہ بھی دیا جس کو حضرت مولانا نے بخوشی قبول کیا ما شاء اللہ ترجمہ براہوئی زبان میں آسان طریقے سے کی گئی ہے۔وقت کی مناسبت سے لفظی ترجمہ سے زیادہ با محاورہ ترجمہ پر زور دیا گیا ہے۔ تفسیر میں اکثر قرآن شریف کے مرکزی دعوی یعنی مسئلہ توحید نمایاں نظر آتا ہے۔اور موجودہ وقت کے بدعات وشرک کا کافی رد بھی موجود کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ حضرت مولانا صاحب کی حیات دراز فرمائے و قرآن پاک کی تفسیر کو ان کے ہاتھ سے مکمل کر وائیں۔امین یا رب العالمین۔

مولانا محمد صدیق صاحب فرماتے ہیں:

براہوئی زبان میں مولانا عمر صاحب کے لکھے ہوئے تفسیر کے بعد مکمل تفسیر کا وجود مشکل ہے۔ براہوئی قوم کی ترقی کے لئے ان کی ادب، ثقافت و زبان کی فروغ ضروری ہے۔ یہ تفسیر اس لحاظ سے منفرد ہے کہ براہوئی زبان میں لکھی گئی ہے۔مفسر ترجمہ و مطالب میں عام فہم طریقہ اختیار کیا ہے۔ قرآن کا خصوصی معجزہ یہی ہے کہ جتنا زیادہ اس کا مطالعہ کیا جائے یا اس کے نکات تحریر کیے

جائے لکھنے والے کی قلم اور زبان عاجزہوگی مگر قرآن مجید کی عجائب اور نکات ختم نہیں ہو نگے۔حضرت موصوف نے کثرت مشاغل اور ناگفتہ بہ حالت کے باوجود ایک زبر دست علمی خد مت انجا م دیا ہے اس لیے ہمارے عوام و خواص سب کا اخلاقی فر ض ہے کہ اس تفسیر کی قدر کریں۔

مولانا عبدالستار شاہ ر قمطر از ہیں:

تفسیر اختر یہ بہت سی خصو صیات کے وجہ سے فائدہ مند اور جامع ہے۔بہت مختصر اور انتہا ئی طوالت سے

پاک درمیانہ انداز میں لکھی گئی ہے۔علماء کرام معمولی تعلیم یافتہ عوام وخواص سب کے لئے یکساں مفید ہے کتابت کے لحاظ سے بہت دلچسپ بینظیر اور دلکش ہے۔تشر یحی مقا مات کی حل معتبر تفاسیر سے کی گئی ہے تر غیبی مضا مین فقہی مسائل تاریخی حقائق غرض ہر چیز کو عمدہ طر یقے سے بیان کیا گیا ہے۔

مولانا غلام مصطفٰے لکھتے ہیں

"تفسیر اختر یہ کے ابتد ائی کچھ اور اق کے مطالعہ کا موقع ملا۔الحمد اللہ تمام مشہور و معروف تفاسیر کے عین مطابق اور صحیح پایا اور اپنے دانست کے اعتبار سے کسی ایسی قسم کی کمی نہ پایا جس میں تفسیر بالرائے کا شبہ ہو۔تفسیر ہذ ا بر ا ہوئی زبان رکھنے والوں کے لئے ایک بہترین تحفہ اور خزانہ ہے کہ حضرت مولانا اختر محمد صاحب دامت بر کا تہم کی محنت شاقہ اور نہایت جانفشانی و جذبہ دینیہ و حب الوطنی کی وجہ سے معرض و جود میں آیا ہے۔دعا کر تا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو اس گنجینہ نایاب کے پایہ تکمیل تک پہنچا نے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا عالم میں مقبول فرما ئے آمین۔"

مولانا محمد ابو بکر رقمطر از ہیں:

"تفسیر اختر یہ کا مطالعہ اگر چہ اب تک نہیں کیا لیکن مولانا کے محنتوں اور کا وشوں کو دیکھ کر یہ امید کی جاسکتی ہے۔کہ افہام و تفہم قرآن کریم میں براہوئی اہل زبان کو کافی مدد دے گی۔قرآن کریم کا سمجھنا ان کے لئے سہل وآسان ہو گا۔میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ مولانا اختر محمد مد ظلہ کے اس محنت کو قبول فرمائیں۔(14)"

فضائل سورۃ:

تفسیر اختریہ میں سورتوں کے فضائل وخصوصیات کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔مثلاً سورہ یٰس کی حکیما نہ تشریح کے بعد فضیلت لکھتے ہیں:

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے۔قرآن شریف کا دل سورۃ یٰسین ہے۔(15)

سورۃ واقعہ کی فضیلت تحریر کرتے ہیں۔

ابن کثیر ؒابن عساکر ؒکے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓبیمار ہو اتو حضرت عثمان عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت عبداللہ سے پوچھا آپ کو کیا تکلیف ہے کیسی شکایت ہے تو حضرت نے فرمایا کہ مجھے اپنے گناہوں کی فکر ہے۔پھر ان سے پوچھا کہ آپ کی طبیعت کیا چاہتی ہے کہا اپنے رب کی رحمت پھر کہا حضرت عثمان ؓنے آپ کے لئے بیت المال سے کچھ مال دلو ادوں کہاں مجھے کوئی ضرورت نہیں حضرت عثمانؓ نے کہامال لے لو آپ کے فرزندوں کے کام آئینگے۔توحضرت ابن مسعود ؓنے کہا کہ آپ میرے اولاد کے فقیری میں مبتلا ہونے کی فکر مت کریں۔مجھے اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔میں نے اپنے بیٹیوں کو تاکید کی ہے کہ وہ رات کو سورۃ واقعہ کی تلاوت کریں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑے گا وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا۔(16)

سورۃ اخلاص:

مولانااختر محمد ؒسورۃ اخلاص کی فضیلت میں لکھتے ہیں:

حضرت ابو در دارضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آیا تم میں سے ایک شخص یا تمہارے میں سے ایک شخص کہ تلاوت کریں ایک تہائی قرآن مجید،صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کیسے ایک تہائی قرآن تلاوت کرے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قُلْ ھُوَ اللہُ ایک تہائی قرآن مجید کے برابر ہوتا ہے۔(18)

وسیع معلومات:

مولانا اختر محمد ؒنے تفسیر اختریہ مرتب کرنے کے لئے ہر اس حدیث اور اثر کو اکھٹا کیا جو اس میدان میں ممکن تھی۔قاری اس تفسیر کے مطالعے سے نہ صرف احادیث و روایات کے وافرذ خیرے سے مستفیض ہوتا ہے بلکہ اسے تفسیر،فقہ وکلام اور تاریخ وسیرت کی وسیع اور مستند معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں۔

قصص واحکام کے اسرار:

"تفسیر اختریہ" کی ایک خوبی یہ ہے۔کہ اس میں واقعات کے احکام و اسرار ورموز بھی بیان کئے گئے ہیں۔

جیسا کہ مفسر سورۃ النجم میں معراج کا قصہ تفصیلاً بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت انس بن مالک بن صعصہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہو اتھا کہ آیا مجھ پر ایک آنے والے نے پھر چاک کیا میرا سینہ نکال دیا میرا دل پھر لایا گیا ایک طشت سونے سے جو ایمان سے بھرا ہوا پھر دھولیا میرے دل کو پھر بھر دیا اس کو پھر واپس کردیا اس کو اس جگہ پر۔دوسری روایت میں ہے کہ دھو لیا پیٹ کو آب زم زم سے بھر دیا اس کو ایمان اور حکمت سے پھر لایا گیا ایک جانور جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اسے براق کہتے تھے۔جہاں اس کی نظر پڑتی وہاں قدم رکھتی پھر میں سوار ہوا اس پر میرے ساتھ جبرائیل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے پہنچ گیا میں آسمان دنیا پر اس کے دروازے کھولے گئے اور اس کو کہا گیا کہ کون ہو تم اور کہا گیا جبرائیل کے ساتھ کون ہے کہا محمد ﷺ ہے کہا گیا اس کے لئے بھیجے گئے ہو کہا ہاں کہا گیا مبارک ہو اس کو بہترین تشریف لانے والا ہے۔پھر کھولا گیا دروازہ جب میں داخل ہوا توآدم علیہ السلام وہاں مو جو د تشریف فرماتھے فرشتے نے کہا یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہے۔سلام ڈالا اس پر میں نے،اس نے سلام کا جواب دیا پھر کہا مبارک ہو نیک بیٹے کے لئے پھر ہم اوپر چلے گئے دوسرے آسمان پر اس میں بھی ایسے ہی باتیں ہوئیں اس میں حضرت یحیٰؑ علیہ السلام تھے اور عیسیٰ علیہ السلام تھے ان کے ساتھ بھی اس طرح سلام وکلام ہوئے جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئے تھے۔تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام چوتھے میں ادریس علیہ السلام سے پانچویں میں ہارون علیہ السلام سے چھٹے میں موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں میں ابراہیم علیہ السلام سے پھر ہم اوپر چلے گئے سدرۃ المنتھی تک اس کے پھل علاقہ ھجر کے مٹکوں کے انداز میں تھے اور پتے اس کے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے۔جبرائیل علیہ السلام نے کہا اس کو سدرۃ المنتھی کہتے ہیں۔دونہریں نیچے کی طرف سے اور دو اوپر کی طرف سے جاری تھے۔میں نے کہا جبرائیل یہ کیسا دریاء ہے کہا کے نہریں جنت کے لئے اوپر والے نیل اور فرات ہے۔پھر مجھے لے جایا گیا بیت المعمور کی طرف پھر مجھے دیا گیا ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ کی اور ایک برتن شہد کی۔میں نے دودھ والی بر تن پسند کی۔جبرائیل علیہ

السلام نے کہا یہی فطرت ہے اور آپ علیہ السلام کی امت اسی کے اوپر کھڑا ہے۔پھر میرے ذمے پچاس نمازیں فرض ہوئے ہر دن میں۔میں واپس ہوا موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا حکم ملا میں نے کہا پچاس نماز ہر دن میں موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکتی اللہ تعالیٰ کی قسم ہے بار بار میں نے اس کا تجربہ کیا ہے بنی اسرائیل پر۔پھر سوال کر اپنے امت کے لئے تخفیف کرنے کے لئے چنانچہ میں دس مرتبہ گیا یہاں تک کے پانچ نمازیں فرض ہوگئے۔پھر میں نے شرم محسوس کی کہ پانچ نمازیں بھی معاف ہو جائیں۔میں واپس ہوا تو ایک آواز دینے والے آواز لگائی لازم ہوئی میری فرض اور آسانی ہوئی میرے بندوں پر۔(19)

اکابر مفسرین کے اقوال:

مفسر استنباط احکام میں اکابر مفسرین کی آراء کا ذکر کرتے ہیں۔مفسر موصوف امام قرطبیؒ،امام آلوسیؒ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے تفسیری اقوال کو کثرت سے بیان کرتے ہیں۔

فقہ حنفی کے مطابق مسائل کا بیان:

مفسر مولانا اختر محمد مینگل حنفی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔اس لئے عام طور پر مسائل کو فقہ احناف

کے مطابق بیان کرتے ہیں۔اگرچہ مفسر مسائل کو بیان کرتے وقت کسی فقہی مذہب کا نام ذکر نہیں کرتے۔(20)

حروف مقطعات پر بحث:

مفسر نے "تفسیر اختریہ" میں حروف مقطعات پر عمدہ بحث کی ہے۔اس سلسلے میں وہ مختلف مفسرین کے اقوال کی روشنی میں ان کے معانی و مفاہیم متعین کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔مثلاً طسم

حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں یہ قسم ہے اور نام ہے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے اور قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ نام ہے ناموں سے قرآن مجید کے۔حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اس سورۃ کا نام ہے۔محمد بن قرظی ؒ فرماتے ہیں کہ اس کا معنی قسم اٹھاتا ہوں اس کی لمبائی کی معنی ہے۔ط کے معنی بادشاہی ہے۔سین کا اور میم کا معنی ہے بزرگی۔اصل میں یہ حروف راز ہیں۔اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان۔واللہ اعلم بالصواب۔

حٰمٓ عٓسٓقٓ ان حروف کے معنی اللہ جانتے ہے اور کوئی نہیں جانتا البتہ کچھ علماء کرام کہتے ہیں بلکہ

حضرت عکرمہؒ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ح معنی حلم، بردباری اللہ تعالیٰ رب ذوالجلال کی۔م کا معنی مجدہ بزرگی رب کی۔ع علم، علم رب پاک کی۔س، تعریف وبلندی رب پاک کی۔ق، بمعنی قدرت اس کی۔یعنی قسم اٹھاتا ہوں اس کی بردباری و بزرگی و دانائی و بڑائی اور اس کی قدرت کی۔(21)

تخلیص کلام:

مولانا اختر محمدؒ کے انداز تحریر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی آیت کی تفسیر کرنے کے بعد اس کا فائدہ تحریر کرتے ہیں اور اخذ کردہ نتائج کو سامنے لاتے ہیں۔مثلاً

اَلَّذِ يْنَ يُوْ مِنُوْ ن بِا لْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰو ةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْن -(22)

آیت کی تمام مطالب کا حکیمانہ تشریح کے بعد فائدہ میں تحریر کرتے ہیں۔

چنانچہ مال کا خرچ کرنا شریعت میں سات قسم کی عبادت شمار ہوتی ہیں (۱) زکواۃ ادا کرنا مثلاً کسی کے پاس نقد چالیس روپیہ یا زیادہ ہوا س پر پوراایک سال گزرا ہواور یہ رکھے ہوئے ہوں یا چالیس بکریاں یا پانچ اونٹ یا تیس گائے یاساڑھے سات تولہ سونا ہو تو اس مال پر زکوۃ فرض ہوتا ہے۔اور ٹیوب ویل کے ذریعہ زمین آباد کرنے سے نصف عشرز کواۃ ہوتی ہے اور چشمہ کا ریز اورخشکابہ(بارانی زمین) ونہر والے زمین پر عشر فرض ہوتا ہے(۲)صدقہ فطر(۳)خیرات کرنا، مہمان نوازی کرنا اور قرض دینا اور کمزروں کی مدد کرنا۔(۴)قرآن و کتاب وغیرہ وقف کرنا مسجد شریف اور مدرسہ تعمیر کرنا، کنواں، حوض، پل، تالاب، مہمان خانہ اور گھر ثواب کے لئے تیار کرنا اور مسافروں کے راستے میں پانی رکھنا(۵)حج

کے راستے میں خرچ کرنا (۶) جہاد کے لئے خرچ کرنا وتبلیغ میں استعمال کرنا۔(۷) اہل وعیال عزیز و اقارب کے حقوق ادا کرنا یہ سب عبادت شمار ہوتے ہیں۔(23)

خلاصہ بحث:

انفرادی واجتماعی زندگی کے مسائل کے حل میں قرآن مجید ہی سب کا مرجع و محور ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر عہد وہر خطے میں علماء کی توجہ کا مرکز علم تفسیر ہی رہا۔اسلامی تاریخ ایسے لاتعداد علمائے دین سے بھری پڑی ہیں

جنہوں نے اپنی زندگیاں اشاعت دین کے لیے وقف کر رکھی تھیں۔ حضرت مولانا اختر محمد مرحوم ہمہ جہت شخصیت ہیں جنہوں نے شعبہ دین ہر فن میں خدمات سرانجام دی ہے، حضرت مولانا اختر محمد کا یہ تفسیر بلاشبہ عصر حاضر کا بڑا علمی کام ہے۔اس تفسیر کے باعث علمی دنیا میں مولانا اختر محمدؒ ایک مفسر قرآن کے روپ میں یاد کئے جائیں گے۔ان کے وصال کے باوجود علمی شاہکار ان کو علم و تحقیق کے میدان میں زندہ وجاوید رکھے گا اور براہوئی زبان کے لوگ اس سرمایہ علم سے فیضاب ہوتے رہیں گے۔یہ تصنیف بلاشبہ سینکڑوں تصانیف پر فوقیت رکھتی ہے۔اللہ تعالیٰ اس خدمت قرآن کے باعث ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں قرآن کی شفاعت کا مستحق بنائے۔اس تفسیر نے براہوئی زبان سے تعلق رکھنے والے علماء محققین،وکلاء اور اسلامی قانون کے طلبہ کیلئے بڑی آسانی پیدا کردی ہے۔یہ تفسیر قارئین کو کتب فقہ سے بے نیاز کردیگی اور اس سے عوام الناس میں مسائل کو کتب فقہ کی بجائے کتاب وسنت سے سمجھنے کا شوق پیدا ہوگا۔

References:

1.Lahri, Ashraf Ali, Maulana, Hayat Shaikh ui Tafseer Maulana Akhtar Muhammad, Quetta, Bravi Academy,2012, Page:11
2.Bravi, Aziz ullah, Bravik Diru, Quetta, Mahnama Aulas, Nov.1996, Page:100
3. Lahri, Ashraf Ali, Maulana, Hayat Shaikh ui Tafseer Maulana Akhtar Muhammad, Quetta, Bravi Academy,2012, Page:28,29
4.Aezan, Page: 9
5. Aezan, Page: 172
6.Sura Baqara, 2: 253
7.Mengal,Molana,Akhtar Muhammad,"Tafseer Akhtarya"Quetta,Birahwi Acadmi,2005,jild awal Page No1-2
8.Abo Essa, Muhammad Bin Essa, Sunan Tirmize, Kitab ui Manaqib bab Fazal un Nabi,Hadis.No.587
9.Bukhari,Muhammad Bin Ismail,Jame Al Sahi al Bukhari,Kitab Us salah,Hadeth No 438
10.Sorah AL kosar 108:1-3
11.Mengal,Molana,Akhtar Muhammad,"Tafseer Akhtarya"Quetta,Birahwi Acadmi,2005. Vol : 6 Page No113
12. Aezan,. Vol : 5 Page No72
13. Aeza,.Vol :6 Page No163
14. Aezan.Vol :1 Page No1-7
15. Aezan.Vol :5 Page No27,28
16. Aezan.Vol :6 Page No74
17.Al Quran,Surah Ikhlas.4,112
18. Mengal,Molana,Akhtar Muhammad,"Tafseer Akhtarya"Quetta,Birahwi Acadmi,2005.Vol :6 Page No.145
19. Aezan.Vol :6 Page No34
20. Aezan.Vol :six Page No120
21. Aezan.Vol :six Page No65
22.Al Quran.Surah Al Baqra,2:3
23. Mengal,Molana,Akhtar Muhammad,"Tafseer Akhtarya"Quetta,Birahwi Acadmi,2005.Vol :6 Page No123